



## سوال

(318) غیر اللہ کی تعظیم اور حاجت روائی کا نظریہ

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کسی مسلمان کو بلا حکم شرع مسجد میں نماز پڑھنے سے روکنا کیسا ہے اور مسجد کے کنوئیں سے باوجود غیر قوم کے پانی بھرنے کے کسی مسلمان کو پانی نہ لینے دینا کیسا ہے؟ بعد نماز صبح کے مسجد کے منبر کے دائیں طرف منہ کر کے کھڑے ہونا اور کچھ دیر کے بعد رکوع کی مانند جھک کر تعظیم کرنا اور یہ سمجھنا کہ یہ تعظیم سید عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی کرتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھنا اور کہنا کہ پیران پیر جس کو چاہیں دے سکے ہیں، کیسا ہے؟ ایسے شخص کے پیچھے جس میں یہ سب باتیں بھری ہوں، نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ ان کے ساتھ میل میلاپ رکھنا اور ان کی دعوت قبول کرنا چاہیے یا نہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کسی شخص کو یہ حق نہیں ہے کہ دوسرے نمازی کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روکے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ... ۱۱۴ ... سورة البقرة

"اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں سے منع کرے کہ ان میں اس کا نام لیا جائے"

مسجد سے روکنا بڑا ظلم ہے اور ظلم کو باوجود قدرت کے نہ روکے، وہ مثل ظالم کے ہے اور ظلم کی درپردہ اعانت کرنا بھی ظلم ہے اور فسق۔ حضرت شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کو حاضر و ناظر جان کر ان کی تعظیم کے لیے رکوع کی طرح جھکنا سخت بدعت ہے اور یہ سمجھنا کہ بڑے پیر رحمۃ اللہ علیہ جس کو چاہیں دے سکتے ہیں، محض غلط اور بڑے گناہ کی بات ہے، چونکہ ایسا شخص کلمہ توحید اور رسالت کا بلا اکراہ دل سے مقرر ہے، اس لیے ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے۔ حدیث میں ہے:

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: صلوا خلف كل بر وفاجر" [1]

"برے بھلے سب کے پیچھے نماز پڑھو"



فاسقوں سے نہ ملنا، اگر اپنے بچانے کو ہے یا اس نظر سے کہ نملنے سے گمان ترک فسق کا ہے تو واجب ہے۔ فاسق کی دعوت میں اگر کوئی فسق کی چیز شامل ہے تو دعوت نہ قبول کرنی چاہیے۔

[1]۔ سنن دارقطنی (2/57) واللفظ لہ سنن ابی داود رقم الحدیث (1125) امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اس کی سند کے متعلق فرماتے ہیں: "مکحول لم یسمع من ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ومن دونہ ثقات" حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رواہ دارقطنی من طرق کما واہبہ جدا "نیز امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "لیس فی ہذا المتن اسناد ثبت" نیز امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے۔

علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تمام طرق و اسانید کا جائزہ لینے کے بعد فرماتے ہیں: "فقد نبین من ہذا التبریح والتنبیح لطرق الحدیث انہا کما واہبہ جدا کما قال الحافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فی التعلیص (ص: ۱۲۵) ولذک فاحدیث یتقی علی ضعف مع کثرة طرقہ لان ہذہ الکثرة الشدیدۃ الضعف فی مفرداتہا لا تعطی الحدیث قوۃ فی مجموعہا کما ہو مقرر فی علم الحدیث فاحدیث مثل صالح لہذہ القاعدة التی فلما یراعیہا من المستقلین ہذا العلم الشریف" (ارواء الغلیل: ۳/۲-۱)

خلاصہ کلام یہ کہ یہ حدیث سخت ضعیف ہے، جو قطعاً قابل احتجاج نہیں ہے۔ علاوہ ازیں مذکورہ بالا سوال میں جس شخص کے پیچھے نماز پڑھنے کی بابت سوال کیا گیا ہے، سائل کے حسب تصریح اس کے عقیدے میں غیر اللہ کی عبادت اور اس کے لیے قدرت و تصرف جیسے شرکیہ عقائد پائے جاتے ہیں، جن کی موجودگی میں اس کے پیچھے نماز درست نہیں، کیوں کہ بلاشبہ یہ عقائد شرک اکبر میں داخل ہیں۔

حدیث احمدی والنداء علم بالصواب

## فتاویٰ علمائے حدیث